Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۴

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۶/۶۱ | ۷ رجب ۱۳۹۲ھ | ۱۸ ظہور ۱۳۵۱ ہش | ۱۸ اگست ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۸۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا خُدا سے آتی ہے اور خُدا کی طرف ہی جاتی ہے

دُعا سے خُدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے

"یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دُعا کرتے ہیں اور تمام نماز دُعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دُعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وُہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے، وُہ گداز کرنیوالی آگ ہے، وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے، وُہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے، وُہ ایک تُند سیل ہے پر آخر کو کشتی بنجاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہُوئی بات اس سے بنجاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وُہ قیدی جو دُعا کرتے ہیں، تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وُہ اندھے جو دُعاؤں میں سُست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہُوئے دُعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جبکہ تم دُعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری رُوح دُعا کیلئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اُٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سُنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بیتاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ وُہ خدا جس کی طرف ہم بُلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم۔ حیا والا۔ صادق۔ وفادار۔ عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پُورے صدق اور وفا سے دُعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائیگا۔ دُنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کیلئے ہار اختیار کرلو اور شکست کو قبول کرلو۔ تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بنجاؤ۔ دُعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دُعا خُدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دُعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تُم سے نزدیک ہے۔"

(لیکچر اسلام صفحہ ۲۶، ۲۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۷ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارہ میں ۱۵ ظہور کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ :۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

تحریک دُعائے خاص

جیسا کہ اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اب عالمی بنک کے ایگزیکٹو ڈائرکٹر مقرر ہوئے ہیں۔ آپ اپنے نئے عہدے کی ذمہ داری سنبھالنے کی غرض سے امریکہ کے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں۔ آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ (بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی آپ کے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں۔

احباب جماعت درد دل سے خاص طور پر دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ انہیں اپنی خاص امان میں رکھے اور اس نئے عہدے کو اُن کے لئے اور ملک و ملت کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

کالج کی تعلیم اور احمدی والدین

میٹرک کے نتائج نکل چکے ہیں۔ ایسے خوش قسمت احمدی والدین جو اپنے بچوں کی کالج کی اعلیٰ تعلیم کے بارہ میں سوچ رہے ہوں۔ انہیں اس موقع پر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا مندرجہ ذیل ارشاد پیش نظر رکھنا چاہیئے :۔

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے بلکہ میں کہونگا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال ربوہ) بھیج سکے خواہ اسکے گھر میں کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء)

فارم داخلہ اور پراسپکٹس کالج دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ ؛ قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ظہور ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی ترقی تبلیغ سے ہی وابستہ ہے

اسلام کی جو تابندہ قدریں، زریں روایات اور عظیم الشان خصوصیات اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعے پھر زندہ ہو رہی ہیں ان میں سے ایک تبلیغ اسلام کا وہ ولولہ جوش اور جذبہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو محض اپنے فضل سے عطاء فرمایا ہے۔ درحقیقت یہ جذبہ اسلام کی صداقت اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقانیت پر اس کامل، زندہ اور محکم یقین کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے جو اس زمانہ میں اسلام کے بطل جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے حاصل ہوا۔ تبلیغ اسلام کے اس ولولہ اور لگن کی بدولت ہماری جماعت کو دنیا بھر میں اپنے تبلیغی مشن کھولنے اور انہیں کامیابی کے ساتھ چلانے کی توفیق عطا ہوئی ہے اور اس تبلیغی مساعی کو اللہ تعالیٰ کی ایسی تائید و نصرت حاصل ہے کہ آج دنیا کے مختلف علاقوں میں ــــ اور ــــ بالخصوص افریقہ کی سرزمین میں اسلام سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے اور مخالفین اسلام یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ :-

"احمدیہ تحریک کی ترقی اس کی بے پناہ امنگیں اور حیران کن کامیابیاں ہم عیسائیوں کے لئے بالعموم اور ہماری نئی نسلوں کے لئے بالخصوص ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں۔"

(سوئٹزرلینڈ کا ایک عیسائی اخبار "Wanderer")

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ دور اول میں اسلام نے تبلیغ ہی کے ذریعے ترقی حاصل کی اور وہ اکناف عالم میں پھیل گیا۔ قرون اولیٰ کے مسلمان اسلام کے سچے شیدائی اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی والہانہ انداز میں پیروی کرنے والے تھے انہوں نے جب یہ قرآن کریم کا ارشاد سنا کہ :-

بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (مائدہ)

(یعنی اے رسول! تیرے رب کی طرف سے جو کچھ تجھ پر نازل ہوا اُسے دوسروں تک پہنچاؤ)

اور ساتھ ہی انہوں نے دیکھا کہ ان کا دل و جان سے پیارا آقا کسی دکھ یا تکلیف کی پرواہ کئے بغیر دن رات اس قرآنی ارشاد کی تعمیل میں تبلیغ حق میں مصروف ہے۔ تو اُن کے قلوب بھی تبلیغ اسلام کے والہانہ جوش سے سرشار ہو گئے۔ ایک بے پناہ تبلیغی جذبہ اُن میں پیدا ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سخت ناموافق حالات کے باوجود مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کے دور دراز علاقوں میں پھیل گئے۔ انہوں نے سچی ہمدردی اور دلی محبت کے ساتھ دوسروں تک پیغام حق پہنچایا اور ساتھ ہی پاکبازی، تقویٰ اور ہمدردی کا اعلیٰ نمونہ بھی پیش کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ سرعت کے ساتھ اسلام قبول کرنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسلام کا پُرشوکت جھنڈا تمام معلومہ دنیا پر لہرانے لگا۔

بعد میں مسلمان جس ذلت و تنزل کا شکار ہو گئے اس کی ایک اہم اور بنیادی وجہ یہی تھی کہ انہوں نے تبلیغ اسلام کے فریضہ کو ادا کرنا چھوڑ دیا اور دنیا کی طرف جھک گئے۔ حتیٰ کہ ایک ایسا وقت بھی آگیا کہ وہ تبلیغ کرنے کی بجائے دشمنانِ اسلام کے اس باطل پراپیگنڈا کا خود شکار ہو گئے کہ اسلام نعوذ باللہ تبلیغ سے نہیں بلکہ تلوار سے پھیلا ہے۔ چنانچہ بعض بڑے مشہور اور عالم دین کہلانے والے مسلمان بھی خود یہ لکھنے لگے کہ تلوار کے بغیر اسلام کامیاب نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ یہ تو دشمنانِ اسلام کا ایک ناپاک اتہام تھا جو انہوں نے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے لگایا اور پھیلایا اور یہ ایک ایسا الزام تھا جس کے غلط ہونے کا اقرار و اعتراف خود بعض غیر مسلم اکابرین نے بھی کیا ہے۔ مثلاً گاندھی جی نے لکھا کہ :-

"میں جوں جوں اس حیرت انگیز مذہب کا مطالعہ کرتا ہوں یہ حقیقت مجھ پر آشکارا ہوتی چلی گئی کہ اسلام کی شوکت تلوار پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس کے اولین لیڈروں کی قوتِ برداشت، اُن کی قربانی اور بزرگی پر منحصر ہے۔"

پس یہ ایک سراسر غلط پراپیگنڈا تھا جس کا افسوس ہے کہ مسلمان بھی شکار ہو گئے۔ حقیقت یہ ہے اسلام پہلے بھی تبلیغ سے ہی پھیلا اور آج بھی تبلیغ کے ذریعے ہی پھیل رہا ہے۔

ضروری اطلاع

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر عالمی عدالت ہیگ نے اپنے خط مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۷۳ء میں تحریر فرمایا ہے کہ وہ جلسہ سالانہ سے پہلے کچھ عرصہ سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ امریکہ اور انگلستان کے سفر پر رہیں گے اس عرصہ میں آپکی ڈاک کا کوئی مستقل پتہ نہیں ہوگا اور ڈاک کا جواب لکھنے کیلئے وقت بھی آپ کو بہت کم میسر ہوگا۔ اس لئے احباب آپکو خط لکھنے کی بجائے پاکستان میں آپ کی آمد کا انتظار فرمائیں ــــ مکرم حضرت چوہدری صاحب ان احباب کے لئے جو آپکو خط لکھتے رہتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے دوستوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ احباب جماعت بھی حضرت چوہدری صاحب کی صحت۔ درازی عمر اور خیریت سے سفر کے گزرنے اور خیریت کے ساتھ پاکستان پہنچنے کے لئے دعا کرتے رہیں۔

ابوالمنیر نورالحق مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین۔ ربوہ

قطعات

تُو نورِ آسماں ہے مَیں زمینی
سراسر عشق حیرت آفرینی
یہ عالم ماؤ تُو کی ہے جُدائی
وُہ عالم ماؤ تُو کی ہم نشینی

خُدایا بخش ایسی زندگانی
میری جاں میں ہو نورِ آسمانی
فقط تیری تجلّی سامنے ہو
مِلے جب خاک میں یہ جسمِ فانی

خُدا تجھ کو دلِ درد آشنا دے
خُدا تجھ کو جنونِ رہ نما دے
تری دُنیا کے بے پردہ ہیں منظر
خُدا تجھ کو نگاہِ پارسا دے

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُونٹ اور سُوئی کا ناکہ

مکرم ملک سید احمد صاحب کراچی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْھَا لَا تُفَتَّحُ لَھُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ (الاعراف آیت ۴۱)

تحقیق وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور تکبر کر کے ان سے اعراض کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے۔

اس آیت قرآنیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر سکتا ہے۔ لیکن مفسرین میں سے بعض نے اس کو محال بتایا ہے اور اس لئے یہ استنباط کیا ہے کہ چونکہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزرنا محال ہے۔ اس لئے مکذب اور متکبر جنت میں ہرگز داخل نہ ہوں گے۔ اس کے بالمقابل احادیث بھری پڑی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر وسیع ہے اور دوزخ پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں کوئی نہ رہے گا۔ یا یہ کہ دوزخ ھل من مزید کہتی رہے گی یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنا پاؤں اس میں رکھے گا اور وہ ٹھنڈی ہو جائے گی۔ اسی طرح احادیث میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ سب گناہ بخش دے گا مگر شرک نہ بخشے گا۔ ظاہر ہے کہ تکبر اور کفر شرک سے علیحدہ حقیقت ہیں لہٰذا آیت مذکورہ میں بیان کردہ گناہ بھی بخش دیئے جائیں گے۔ لیکن آیت مذکورہ کی وجہ سے اونٹ کے سوئی کے ناکے میں سے گزرنا امر محال سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ صدق دل سے خدا تعالیٰ کو الرحمٰن الرحیم مانتی ہے اور مندرجہ بالا احادیث کا رو سے اس بات کی قائل ہے کہ جنت دائمی ہے لیکن جہنم دائمی نہیں ہے۔ اس لئے لازماً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر اونٹ سوئی کے ناکے میں سے کیسے گزرے گا۔

انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول درج ہے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزرنا آسان ہے لیکن ایک امیر آدمی کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے۔ اس قول سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اونٹ کسی نہ کسی طرح سوئی کے ناکے میں سے بہرحال گزرے گا۔ کیونکہ کئی امیر آدمی خدا کی بادشاہت میں داخل ہوئے۔ اس لئے جب مشکل کام ہو جاتا ہے تو آسان بہرحال ہو جائے گا اور قرآن شریف کی آیت کا مفہوم بھی دراصل یہی ہے۔ صرف ان آیات میں ایک باریک نکتہ ہے جو سمجھنے کے بعد آیتوں کے معانی کافی واضح ہو جاتے ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ امیر آدمی خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ غریب النفس اور غریب الطبع انسان ہی خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل ہوا کرتا ہے۔ متکبر انسان جو خدا تعالیٰ کے احکام کو ٹھکرا دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ دل کے حلیم اور غریب اور عجز و انکسار سے پُر انسان خدا کی بادشاہت میں داخل ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں۔

"نفسانیت کی فربہی کو چھوڑ دو کیونکہ جس دروازے سے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔"

نیز حضورؑ فرماتے ہیں ؎

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما!
عاشق جو ہیں وہ یار کو مر مر کے پاتے ہیں
جب مر گئے تو اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں
یہ راہ تنگ ہے پر یہی ایک راہ ہے
دنیا کی مرنے والوں پہ ہر دم نگاہ ہے
وہ دور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دور ہیں
ہر دم اسیر نخوت و کبر و غرور ہیں!
تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اس یار کے لئے رہ عشرت کو چھوڑ دو
بدتر ہو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو وادی وصال میں
تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفت جو فربہی میں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے

قرآن شریف کی مذکورہ بالا آیت کے معانی تفصیل سے بیان کرنے سے پہلے اونٹ کے سوئی کے ناکے میں سے گزارے جانے کی حقیقت اور روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ مندرجہ بالا ابیات میں حضور نے اس حقیقت کو بیان فرمایا جو خدا تعالیٰ کی بادشاہت اور اس کی رضا کی جنت میں داخل ہونے کے لئے ضروری دلدہی ہے یعنی کبر کو چھوڑ کر خاکساری اور عجز اختیار کریں کیونکہ بندے کا معراج عجز و انکسار میں ہے۔ بڑائی اور کبر صرف حضرت کبریا کے لئے ہے۔

دراصل ایک عارف انسان جس قدر خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت کو پہچانتا ہے اتنا ہی وہ خاکسار اور عاجز بنتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے حضور میں جس قدر زیادہ عجز و انکسار سے جھکتا ہے اتنا ہی وہ خدا تعالیٰ کو بڑا بناتا ہے جتنا صدق دل سے اس کی تکبیر کرتا ہے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے کیونکہ اس نے اپنی حقیقت پہچانی عرفان الٰہی بھی اس کو نصیب ہوا۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ عَرَفَ رَبَّہٗ۔

آیت مذکورہ بالا ایک ادبی شاہکار ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کافر اور متکبر نفس کو بطور استعارہ اونٹ کیا ہے۔ اور یہ بیان کیا ہے کہ متکبر اور کافر انسان اپنے نفس امارہ کی وجہ سے بدیوں کی طرف رغبت کرتا ہے اور جب تک وہ اپنے نفس کے شتر بے مہار کو عاجز و منکسر نہیں بناتا وہ اپنی نفسانیت کی فربہی کی وجہ سے جنت کے دروازوں میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اگر جنت میں داخل ہونے کی خواہش ہے تو نفسانیت کی فربہی کو چھوڑ دو۔ اگر کوئی اس دنیا میں نہیں چھوڑتا تو مرنے کے بعد وہ دوزخ میں اپنی اس فربہی کو کھو دے گا اور نفس امارہ کی چربی دوزخ کی گرمی سے پگھلا دی جائے گی یہاں تک کہ اس کے نفس کا شتر بے مہار اتنا دبلا کر دیا جائے گا کہ وہ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے تب وہ دوزخ سے نکل کر جنت کے دروازوں میں سے داخل ہونے کے قابل ہوگا۔

اونٹ سے فربہ نفس کی تشبیہ ایک نہایت ہی اعلیٰ پائے کی تمثیل ہے کیونکہ اونٹ اپنی ساخت اور بعض خلقی کجیوں کی وجہ سے ایک کافر اور متکبر نفس کا بہترین آئینہ دار ہے مثلاً۔

(۱) ویسے بھی اونٹ بہت اونچا ہوتا ہے لیکن محاورۃً بھی اس کو تکبر کے اظہار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں جب تک اونٹ پہاڑ کے دامن میں نہیں آتا اس کو اپنے چھوٹا ہونے کا احساس نہیں ہوتا۔

(۲) جس طرح نفس امارہ شریعت کی قیود اور پابندیوں پر چلاتا ہے۔ اسی طرح اونٹ کے متعلق کہتے ہیں کہ ذرا سا بوجھ لادنے پر بھی وہ چیختا چلاتا ہے۔ ایسے اس پر پہاڑ بھی اٹھا کر رکھ دیا جائے تو اٹھا لے گا۔ چنانچہ انسانی نفس کو حضرت مصلح موعودؓ نے اونٹ سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا ؎

نفس پر بوجھ ڈالو گے تو ہوگی اصلاح
اونٹ لدتے ہیں یونہی چیختے چلاتے رہو

اسی طرح اونٹ کی لمبی گردن۔ اس کی کینہ پروری (شتر کینہ) اس کا جانوروں کی کھال وغیرہ وغیرہ تمام ایسے امور ہیں جو اس کو نفس امارہ کا صحیح مرقع قرار دیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قربانی کرنے میں اونٹ کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔ گویا تمثیلی رنگ میں ہم اپنے نفس امارہ اور تکبر کو ذبح کرتے ہیں۔

پس آیت مذکورہ میں خدا تعالیٰ نے یہی بیان فرمایا ہے کہ متکبر انسان اپنی نفسانیت کی فربہی کی وجہ سے اگر دروازوں سے داخل نہیں ہو سکتا جو نہایت تنگ ہیں۔ صرف وہی ان میں سے داخل ہو سکتا ہے۔ جو عاجز خاکسار بن کر خدا تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتا ہے اور اگر کوئی انسان اسی کبر کی حالت میں مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کے عذاب سے اس کے کبر کو دور کرے گا اور جب اس کا فربہ نفس اتنا عاجز و خاکسار بن جائے گا کہ جنت کے تنگ دروازوں میں سے جو سوئی کے ناکے کی طرح ہیں گزر سکے تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔

دوست یہ سن کر حیران ہوں گے کہ یہ پیچیدہ مسئلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف ایک فقرے میں حل کیا ہوا ہے۔ لیکن ہم نے کبھی اس پر غور نہیں کیا تھا۔ حضور فرماتے ہیں۔

"نجات کے طلب گار کو چاہیئے کہ اپنے نفس کے شتر بے مہار کو ریاضتوں اور مجاہدات سے اتنا دبلا کر دے کہ وہ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے احباب پر واضح ہو گا کہ نبی اور غیر نبی میں کیا فرق ہوتا ہے۔ تیرہ سو سال تک جملہ مفسرین اس آیت کے مغز تک نہ پہنچ سکے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک ہی فقرے میں اس پیچیدہ مسئلے کو حل فرما دیا ع

معنیٔ راز نبوت ہیں اسی کے آشکار

اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسرار قرآنیہ کے حل کرنے کے لئے اصولی طور پر بھی اپنی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں دقائق معرفت بیان فرمائے ہیں جو اس سلسلے میں کئی رموز آخرت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"موت کے بعد جو کچھ انسان کی حالت ہوتی ہے درحقیقت وہ کوئی نئی حالت نہیں ہوتی بلکہ وہی دنیا کی زندگی کی حالتیں زیادہ صفائی سے کھل جاتی ہیں جو کچھ انسان کے عقائد اور اعمال کی کیفیت صالحہ یا غیر صالحہ ہوتی ہے وہ اس جہان میں مخفی طور پر اس کے اندر ہوتی ہے اور اس کا تریاق یا زہر ہر ایک چھپی ہوئی تاثیر انسانی وجود پر ڈالتا ہے مگر آنے والے جہان میں ویسا نہیں ہو گا بلکہ وہ تمام کیفیات کھلا کھلا اپنا چہرہ دکھلائیں گی۔ اس کا نمونہ عالم خواب میں پایا جاتا ہے۔ . . . . کیونکہ جسطرح خواب میں ہم میں ایک خاص تبدیلی پیدا کر کے روحانیات کو جسمانی طور پر تبدیل کر کے دکھلاتا ہے اس عالم میں بھی یہی ہو گا اور اس دن ہمارے اعمال اور اعمال کے نتائج جسمانی طور پر ظاہر ہوں گے"

(تفصیل کے لئے دیکھیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" جواب سوال نمبر ۲)

چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ (بنی اسرائیل آیت ۷۳) یعنی جو شخص اس جہان میں اندھا ہے وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہو گا۔ اس سے جسمانی آنکھوں کا اندھا ہونا نہیں بلکہ روحانی طور پر اندھا ہو گا اور حق سے اپنی آنکھیں بند کئے ہو گا وہ آخرت میں روحانی طور پر اندھا ہو گا اس کی روحانی نابینائی جو اس جہان میں مخفی تھی متمثل ہو کر اس کے سامنے آجائے گی۔

اسی طرح انسان کا تکبر جو اس دنیا میں اس کے دل و دماغ میں پوشیدہ ہے متمثل ہو کر شتر بے مہار کی طرح ظاہر و باہر نظر آئے گا۔ بسا اوقات اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنے اس کلام معجز نظام کو اعلیٰ تمثیلات میں بیان فرمایا۔ قرآن شریف کے سات بطنوں میں سے ایک بطن یہ بھی ہے اور کئی دفعہ اللہ تعالیٰ رویاء و کشوف میں اس طرز کلام کو استعمال کرتا ہے صوفیائے کرام اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہتے تھے اور اکثر ان کو اسی زبان میں رویاء و کشوف ہوتے تھے مثلاً کسی نے اپنے نفس کو کتے کی صورت میں دیکھا کہ وہ در در پھرتا ہے اور کھانے کو مانگتا ہے۔ اس کی وہ یہ تعبیر فرماتے تھے کہ ہمارا نفس غیر اللہ سے بھی امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہے اور مختلف دروازوں سے فوائد کا طالب ہے۔ جس کو وہ شرک خفی سے تعبیر فرماتے تھے۔ پس آیت متذکرہ بالا میں جہل سے مراد انسان کے نفس امارہ کا شتر بے مہار ہے جو از راہ تکبر خدا تعالیٰ کی آیات سے روگردانی کرتا ہے۔ اور جب تک اس دنیا میں یا آخرت میں وہ تکبر عجز و انکسار میں اس حد تک تبدیل نہیں ہو جاتا کہ جنت میں داخل ہونے والے تنگ دروازوں میں سے گذرنے کے قابل ہو سکے وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ آمین۔ ثم آمین

دعائے مغفرت

میرا لڑکا عزیزم عصمت اللہ جو واپڈا میں دس سال سے ملازمت کر رہا تھا عمر ۳۳ سال اچانک بجلی کا شاٹ لگنے کی وجہ سے ۳۱ جولائی کو وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بیوہ کے علاوہ مرحوم نے چار کم سن بچے اپنی یادگار چھوڑے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور بیوہ اور بچوں کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ [illegible] کا ناز [illegible] فرمائیں۔

محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل

محترمہ امۃ الغنی صاحبہ ربوہ

میرے خاوند محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۷ صلح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۷۳ء بروز جمعرات قریباً اسی سال اس دنیائے فانی میں گذار کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم شیخ صاحب مرحوم کی سیرت و سوانح پر الفضل میں کئی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے میں صرف آپ کے ان چند خصائل کا ذکر کروں گی جن سے میں بہت متاثر ہوئی۔ آپ کی زندگی میں کئی مصائب و آلام آئے لیکن آپ نے ان مشکلات و آلام کو بڑے صبر سے برداشت کیا۔ کبھی کسی سے شکوہ نہ کیا مگر جو کچھ حلال ذرائع سے کمایا اسی سے گذارا کیا۔ ادھر ادھر سے مالی مفاد حاصل کرنے کی کوشش نہ کی۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ بعض دوستوں نے آپ کے مضامین اور نظموں سے متاثر ہو کر بعض رقوم آپ کی خدمت میں بھیجدیں۔ مگر آپ نے انہیں ذاتی استعمال میں لانا ہمیشہ ناپسند کیا ایک دفعہ ایک دوست نے انعام ملنے کی خوشی میں مبلغ یکصد روپیہ آپ کی خدمت میں بھیجا مگر آپ نے وہ رقم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجدی۔ حضور نے از راہ شفقت چیک پر تحریر فرمایا کہ "اللہ نے دیا ہے خرچ کریں"۔ مگر اس کے باوجود آپ اس رقم کو اپنے استعمال میں نہ لائے بلکہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کو بطور چندہ دے دی۔ اسی طرح ایک بزرگ نے آپ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے پانچ روپے لفافہ میں ڈال دئے آپ نے وہ رقم بھی خلیفۂ وقت کی خدمت میں بھیجدی اور حضور نے وہ رقم اس بزرگ کو واپس کر دی اس پر وہ بزرگ ناراض ہو گئے محترم تنویر صاحب مرحوم نے ان کی ناراضگی کو برداشت کر لیا۔ لیکن اس رقم کو اپنے گھر میں خرچ کرنا پسند نہ کیا۔ جو کچھ کمایا وہی خرچ کیا۔ اور ہمیشہ یہی نصیحت کرتے کہ اپنوں سے کم مالی حیثیت والے لوگوں کو دیکھا کرو۔ آپ نمود و نمائش کو بالکل پسند نہیں فرماتے تھے ہمیشہ سادہ خوراک اور سادہ لباس استعمال فرماتے۔ الفضل سے آپ کو عشق تھا۔ اکثر ایسا ہوا کہ رات کو بخار ہو گیا۔ میں نے رخصت لینے پر اصرار کیا مگر آپ صبح دفتر جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ نے بارہا اس خواہش کا اظہار کیا کہ خدا کرے میری حیاتی میں ہی الفضل کا اداریہ لکھتے ہوئے نکلے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد صرف نو ماہ زندہ رہے۔

آپ کی پہلی اہلیہ سے تین بیٹیاں ہیں اور میرے ہاں بھی یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں پیدا ہوئیں جن میں سے ایک عزیزہ فرحت تنویر بفضل اللہ تعالیٰ زندہ موجود ہے۔ ایک دفعہ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید آپ بیٹیوں کی پیدائش سے رنجیدہ ہوں۔ مگر آپ نے ہر لڑکی کی پیدائش پر خوشی کا اظہار فرمایا اور زندگی بھر کبھی فکر و پریشانی کا اظہار نہ کیا۔

آپ کو اکثر سچے خواب آتے جن کے پورا ہونے پر آپ خوشی کا اظہار فرماتے اپنی وفات کا علم بھی آپ کو ہو چکا تھا چنانچہ آپ نے اپنا مرثیہ بھی خود لکھا اپنے کتبہ کے لئے اشعار بھی لکھے جو ہم نے آپ کی نوٹ بک میں بعد از وفات دیکھے۔ قریباً پچیس سال آپ نے بطور ایڈیٹر کام کیا۔ ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد عید الاضحیٰ کے روز صبح نہایت اطمینان و سکون سے ہماری طرف دیکھا اور اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا اور اپنے پیارے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ علیین میں بلند مقام سے نوازے اور ہمارا مددگار و ناصر ہو۔ آمین۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی بے کنار اور رحمتوں سے نوازے۔ دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے لیکن قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

مکرم	بیگم صاحبہ کرنل عطاء اللہ صاحب لاہور	۲۰۰۰	روپے
"	حاجی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ	۱۰۰۰	روپے
"	خواجہ ظفر الحامد صاحب سیالکوٹ از فاطمہ بٹ صاحبہ	۱۰۰۰	روپے
"	مرزا خلیل احمد صاحب آف شبیر ان لاہور	۵۰۰۰	روپے
"	چوہدری رحمت علی خان صاحب راولپنڈی	۱۰۰۰	روپے
"	دیگر احباب جماعت احمدیہ "	۴۰۰۰	"
"	بذریعہ سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ سرگودھا	۲۰۰۰	"
"	بذریعہ سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین	۲۵۰۰	"
"	چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب کراچی	۱۰۰۰	"
مکرمہ	زیب النساء خانم صاحبہ "	۱۲۰۰	"
"	مسز نشاط سائر صاحبہ "	۱۰۰۰	"
مکرم	شیخ رفیق الدین احمد صاحب "	۱۱۸۰	"
مکرمہ	زکیہ خاتون صاحبہ "	۱۵۰۰	"
"	صغریٰ بیگم صاحبہ جھنگ صدر	۱۰۰۰	"
مکرم	دیگر احباب جماعت احمدیہ جھنگ صدر	۱۲۰۰	"
"	شیخ نواز رسول صاحب کراچی	۲۳۰۰	"
مکرمہ	مسز نشاط سائر صاحبہ "	۱۵۰۰	"
مکرم	ملک نذیر احمد صاحب "	۵۵۲۰	"
مکرمہ	زکیہ خاتون صاحبہ "	۱۷۰۰	"
مکرم	چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب "	۱۰۰۰	"
مکرمہ	بیگم ایم اے خورشید صاحب "	۱۱۰۰	"
"	بیگم بھٹی صاحبہ "	۱۰۰۰	"
"	کنیز بیگم صاحبہ زوجہ ملک منیر احمد صاحب کراچی	۱۰۰۰	"
مکرم	شیخ رفیع الدین احمد صاحب کراچی	۱۱۸۰	"
مکرمہ	حمیدہ شفیق صاحبہ کراچی	۱۰۰۰	"
مکرم	میجر محمد اسلم صاحب راولپنڈی	۲۵۰۰	"
مکرمہ	اہلیہ صاحبہ محمد انشاء اللہ خان صاحب بھٹی راولپنڈی	۵۰۰۰	"
مکرم	منور احمد ناصر صاحب از ڈاکٹر غلام محمد صاحب مرحوم چک ۱۱۷	۲۰۰۰	"
"	ارباب عبدالاکبر صاحب کوئٹہ	۳۰۰۰	"
"	ملک بشیر احمد صاحب کوئٹہ	۱۰۰۰	"
مکرمہ	اہلیہ صاحبہ شیخ فضل محمد صاحب اوکاڑہ	۱۰۰۰	"
مکرم	چوہدری کریم بخش صاحب اوکاڑہ	۱۱۰۰	"
"	ایم اے سعید صاحب کراچی	۲۰۰۰	"
"	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ مریدپور خاص	۱۰۰۰	"
"	ڈاکٹر محمد شریف صاحب پنڈ عزیز ضلع گجرات	۱۰۰۰	"
مکرمہ	حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۳۰۰۰	"
مکرم	شیخ عبداللطیف صاحب پیر اجیر سرگودھا	۱۰۰۰	"
"	عزیز خلیل احمد صاحب ابن شاہ محمد خلیل صاحب سرگودھا	۲۵۰۰	"
"	ظہیر احمد صاحب ابن چوہدری محمد الدین انور صاحب "	۱۰۰۰	"
مکرمہ	بیگم اوّل ملک منیر احمد صاحب کراچی	۱۰۰۰	"
"	انیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری جماعت حسین صاحب کراچی	۱۰۰۰	"
مکرمہ	محترمہ بیگم رفیق احمد شاہ صاحب	کراچی	۱۰۰۰ روپے
"	صادقہ بیگم مجید کرامت صاحب	"	۱۲۰۰ "

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴ اگست بروز سوموار میرے لڑکے عزیز ملک محمد اسلم ناصر بی اے ایل ایل بی ساکن بھیرہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الوحید ملک بی اے دختر مکرم ملک دوست محمد صاحب مسجد ناصر ربوہ میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے مبارک ہو۔

(ملک محمد عبداللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھیرہ)

ٹھیکہ ٹک شاپ

تعلیم الاسلام کالج کی ٹک شاپ کا ٹھیکہ نئے سال کے لئے دیا جانا مطلوب ہے۔ تجربہ رکھنے والے خواہشمند ٹھیکیدار اپنے ٹینڈر مورخہ ۲۵ اگست تک بنام پرنسپل بھجوا دیں۔

خلاصہ شرائط درج ذیل ہے:-

۱۔ ٹھیکہ منظور ہونے پر مبلغ پانصد روپے نقد بطور زرضمانت دفتر کالج میں جمع کرانا ہوگا۔

۲۔ مبلغ دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم کا کوئی ٹینڈر زیر غور نہیں آئے گا۔

۳۔ ٹھیکہ کی سالانہ رقم بذریعہ سہ ماہی اقساط دفتر کالج میں جمع کرانی ہوں گی۔

۴۔ پرنسپل کا فیصلہ آخری اور قطعی تصور ہوگا۔ جس کے خلاف کوئی اپیل قابل سماعت نہ ہوگی۔

۵۔ سوائے اس سامان کے جو اس وقت ٹک شاپ میں از قسم فرنیچر و کراکری وغیرہ ملکیتی کالج موجود ہے مزید کوئی سامان خرید کر نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ ٹھیکیدار حسب ضرورت ایسا سامان ذاتی طور پر خریدنے کا ذمہ دار ہوگا۔

۶۔ ٹک شاپ کو ہر قسم کی فرقہ وارانہ فضا سے بالکل محفوظ رکھا جانا لازمی ہوگا۔

۷۔ ٹک شاپ میں فروخت ہونے والی اشیاء خوردنی وغیرہ معیاری ہوں گی۔ اور ان کے نرخ کالج کمیٹی کے مقرر کردہ ہوں گے۔

۸۔ ٹھیکیدار کو ہر قسم کی منشی اشیاء ٹک شاپ یا کالج کے اندر فروخت کرنے کی قطعی اجازت نہ ہوگی۔

۹۔ منظور شدہ ٹھیکہ کسی وقت بھی ٹھیکیدار کے عدم تعاون یا اس کے خلاف کوئی اہم شکایت پیدا ہونے پر منسوخ ہو سکے گا۔

۱۰۔ درخواستیں امیر مقامی کی سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اور شفیقہ بیگم صاحبہ ہمشیرگان ملک محمود احمد صاحب مرحوم ساکن محمود آباد ڈاک خانہ کالا گوجراں ضلع جہلم نے درخواست دی ہے کہ ہمارے بھائی مکرم ملک محمود احمد صاحب وفات پا گئے ہیں ان کی ذاتی امانت ۱۸-۲۴/۹ تحریک جدید میں مبلغ -/۲۰۵ روپے جمع ہیں۔ ہمارے علاوہ مرحوم کی والدہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ وارث ہیں۔

استدعا ہے کہ رقم مذکورہ بالا ہماری والدہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ کو دی جائے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ موسے والا ضلع سیالکوٹ کے ایک مخلص نوجوان مکرم منیر احمد صاحب ابن مولوی فتح محمد صاحب مرحوم مرگی کا دورہ پڑنے سے مورخہ ۱۴/۸/۷۲ کو اچانک وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں احمدی احباب شریک ہوئے۔ بعد ازاں شام کو تدفین عمل میں آئی۔ احباب مرحوم کی مغفرت نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کی دعا فرمائیں۔

(عبدالغنی زاہد۔ صدر جماعت احمدیہ مقیم ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے اندر سچا ایمان پیہم عمل اور راستبازی کی عادت پیدا کرو

جس طرح مذہب اور کفر جمع نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح مذہب اور جھوٹ بھی کبھی جمع نہیں ہو سکتے

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"غرض احمدیت میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے جو چیز اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے وہ ایمان ہے دوسری چیز عمل ہے۔ ایمان کے بعد عمل کا مقام آتا ہے۔ اور یہ وہ مقام ہے جہاں قوت محرکہ عمل میں آجاتی ہے ... تیسری چیز راست بازی ہے۔

راست بازی جہاں ایک فطری اور طبعی خلق ہے وہاں دین کو بھی اس کی ضرورت ہوتی ہے قطع نظر اس کے کہ راست بازی چھوڑ کر تم آدمیت کے دائرہ سے نکل جاتے ہو کیونکہ آدمی نام ہے دل کا۔ آدمی اس ہیکل کا نام نہیں جو تم طبعی حالات میں کرتے ہو آدمی نام ہے ان صحیح جذبات اور صحیح افکار کا جو انسان کے اندر پیدا ہوتے ہیں آدمی نام ہے صحیح عزائم اور صحیح ارادوں کا جو انسان کے اندر پیدا ہوتے ہیں۔ جب صحیح جذبات صحیح افکار اور صحیح عزائم اور صحیح ارادوں کے خلاف تمہاری اغراض اور خارجی ضرورتیں تمہیں کوئی اور بات کہنے پر مجبور کرتی ہیں تو وہ طبعی چیز بن جاتی ہے راست بازی نہیں رہتی مگر جہاں اگر آدمیت کا تعلق ہوتا ہے تم اسے کچل رہے ہوتے ہو لیکن اس کے ساتھ ہی راستبازی کی مذہب کو بھی ضرورت ہوتی ہے اس لئے کہ مذہب خود ایک سچائی ہے اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا ایک نام حق بھی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ ایک ایسی چیز ہے۔ جو خلاف واقع نہیں بلکہ وہ اسی طرح ہے جس طرح کہا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ وہ بات کہتا ہے جو راست ہوتی ہے خدا تعالیٰ پہاڑ کو دریا نہیں کہتا اور نہ دریا کو پہاڑ کہتا ہے وہ پہاڑ کو پہاڑ اور دریا کو دریا کہتا ہے وہ آدمی کو جنگل نہیں کہتا اور نہ جنگل کو آدمی کہتا ہے وہ آدمی کو آدمی اور جنگل کو جنگل کہتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی چیز راست اور درست ہوتی ہے اور چونکہ مذہب راست بازی ہے اس لئے جو اس پر عمل کرے گا وہ راست باز ہوگا۔ بازی کے معنے ہیں عمل کرنا کھیلنا۔ بازی فارسی کا ایک لفظ ہے اور اس کے معنے کھیلنے کے ہوتے ہیں اور راست بازی کے معنے ہیں راستی کے ساتھ کھیلنا۔ سچائی پیش کرنا سچائی کو مقصود قرار دے لینا گویا انسان جس طرف بھی حرکت کرے اس کا مقصود راستی ہو۔ جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص دولت میں کھیل رہا ہے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کے گرد دولت ہی دولت ہے۔ اسی طرح راست بازی کے معنے یہ ہیں کہ سچائی اس کے ارد گرد جلوہ گر ہوتی ہے چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے دلائل تعلیمات اور عقائد ہمیشہ سچے ہوتے ہیں اس لئے جو شخص ان کے مطابق اپنی زندگی بنا لیتا ہے۔ وہ راست باز ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص راست باز نہ ہے تو وہ ان احکام کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں اپنا ہی سکتا وہ انہیں اپنی زندگی کا مقصد قرار نہیں دے سکتا۔ کیونکہ یہ امر محال ہے کہ ایک شخص خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے والا بھی ہو اور وہ جھوٹ کا عادی بھی ہو۔ گویا دوسرے لفظوں میں مذہب نام ہے راست بازی کا۔ اور سچا مذہب نام ہے اس بات کا کہ وہ تمہارے سونے جاگنے اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے پر بلکہ تمہاری ہر حرکت پر حاوی ہو۔ وہ تمہاری ہر شعبہ زندگی میں راہ نمائی کرتا ہو اور اگر مذہب نام ہے راست بازی کا تو اس کے معنے ہوں گے کہ مذہب پر چلنے والا شخص سچائی کو اپنے ہر شعبہ زندگی میں داخل کرتا ہے اور اگر کوئی شخص جھوٹ کا عادی ہوگا تو اس کے معنے ہوں گے کہ وہ جہاں بھی جھوٹ بولے گا مذہب کو پرے دھکیل دے گا۔ اگر تمہارا ایک دوست ہے اسے یہ علم نہیں کہ تم چور ہو تمہیں یہ علم ہے کہ اگر اسے پتہ لگ گیا کہ تم چور ہو تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا تم اگر دونوں اکٹھے جا رہے ہو اور تمہیں پتہ لگتا ہے کہ رستہ میں مال پڑا ہے اور تم اسے چرانا چاہتے ہو تو تم اس دوست کو اس کا علم نہ ہونے دو گے بلکہ کوئی بہانہ بنا کر اس سے الگ ہو جاؤ گے کیونکہ تم جانتے ہو کہ وہ دوست تمہارے رستہ میں حائل ہوگا۔ پس اگر مذہب کا نام راستی ہے اور تمہیں ذرا بھی جھوٹ بولنے کی عادت ہے تو تم جہاں بھی جھوٹ کی طرف مائل ہو گے وہاں تم مذہب چھوڑنے پر مجبور ہو جاؤ گے پس جھوٹ اور مذہب دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ اور دونوں ایک وقت میں نہیں چل سکتے چونکہ مذہب ایک سچا دوست ہے وہ دنیا میں تمہیں پار گزارتا اور اگلے جہان میں تمہیں جنت میں لے جاتا ہے۔ وہ ایک ایسا دوست ہے جو تمہارے ساتھ چوری فریب اور لوٹ میں شریک ہونے کے لئے تیار نہیں اس لئے یا تو تم اس کے ساتھ فریب کر رہے ہو گے اور یا تم اسے چھوڑ دو گے۔ تا وہ تمہیں چوری اور دوسرے خلاف شریعت امور سے باز رکھ سکے۔ پس راست بازی جہاں انسانیت کا تقاضا ہے۔ وہاں وہ مذہب کا تقاضا بھی ہے۔ مذہب اور جھوٹ اس طرح جمع نہیں ہو سکتے جس طرح کفر اور مذہب دونوں جمع نہیں ہو سکتے"

(الفضل ۱۹/۲۰ اکتوبر ۱۹۷۲ء)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر کی چوتھی سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر کی چوتھی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۵-۲۶ اگست ۱۹۷۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ بمقام چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر میں ہوگی۔

ضلع بہاولنگر، ضلع بہاولپور اور ضلع رحیم یار خان کی خدام و اطفال سے درخواست ہے کہ تربیتی کلاس میں زیادہ سے زیادہ شمولیت فرمائیں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر)

ضروری اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۱۷ اگست۔ قومی اسمبلی نے کل دستور ساز ادارہ کی حیثیت سے مستقل آئین کے مسودہ کی تیاری کی مدت میں ۳۱ دسمبر تک توسیع منظور کی تاہم سپیکر نے قرار دیا کہ اسمبلی کا بطور دستور ساز ادارہ اجلاس ۵ اگست کو ہوگا۔ اور مقررہ ضروری حساب کی پر غور کیا جائے گا۔ وزیر قانون نے کہا ہے کہ امید ہے ۲۳ مارچ ۱۹۷۳ء کو عوام کو نیا آئین مل جائے گا۔ اگر آئین پہلے تیار ہو گیا تو وہ صدر سے اسمبلی کا اجلاس بلانے کی درخواست کریں گے چاہتے ہیں کہ آئین یکمشت کرایا کام مکمل کرنے کے لئے مقررہ مدت میں توسیع کرانی پڑے

اقوام متحدہ ۱۷ اگست۔ عوامی جمہوریہ چین نے سلامتی کونسل سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ سرد دست بنگلہ دیش کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے پر غور و خوض بند کر دے

اسلام آباد ۱۷ اگست۔ قدرتی وسائل اور صنعت اور اسمبلی کے مرکزی وزیر مسٹر محمد حیات خان شیرپاؤ نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ واپڈا کے کم تنخواہ پانے والے ملازمین کو خصوصی مالی امداد دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ واپڈا ملازمین کی منظور شدہ انجمنوں کی مختلف تجاویز کی روشنی میں حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے اس سے قریباً ۵۵ ہزار ملازمین کو فائدہ پہنچے گا۔

دادو (سندھ) ۱۷ اگست۔ گورنر سندھ میر رسول بخش تالپور نے کل مقامی شہریوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سندھ کی حالیہ گرفتاریوں کو حالات کا ناگزیر نتیجہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا صوبہ میں امن و امان کی صورت حال اتنی خراب ہو چکی تھی کہ حکومت کو یہ ناخوشگوار فرض ادا کرنا پڑا۔ البتہ حکومت پوری کوشش کرے گی کہ کسی شخص سے ناانصافی نہ ہو۔

اسلام آباد ۱۷ اگست یوم استقلال کے موقع پر منعقدہ ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ یہ بات جمہوری اصولوں کے عین مطابق ہے کہ اسمبلی میں اکثریتی پارٹی اس بات کا فیصلہ کرے کہ صدارتی نظام کی ضرورت ہے یا پارلیمانی نظام کی۔

پاکستان ڈیسٹرن ریلوے کے مقابلہ میں

فضل عمر کلب ربوہ کی شاندار کامیابی

آزادی پاکستان کی پچیسویں سالگرہ کی تقاریب کے سلسلہ میں باسکٹ بال کا ایک نمائشی میچ پاکستان ڈیسٹرن ریلوے (کلب) اور فضل عمر باسکٹ بال کلب ربوہ کے مابین ۱۵ اگست کو ہوا جس میں ربوہ کی ٹیم نے نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے سے بہتر اور تجربہ کار ٹیم کو ۵۰ کے مقابلہ میں ۷۱ سکور سے شکست دی۔ ریلوے کلب کے اکثر کھلاڑی پاکستان کی منتخب ٹیم کے کھلاڑی تھے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مبارک کرے۔ اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

چوہدری بشیر احمد خان
کنوینر مجلس صحت ربوہ

ہر گھر کی ضرورت ہے تریاق سلیمانی
اللہ کی نعمت ہے تریاق سلیمانی
برسات کا موسم، احتیاط کا موسم
تریاق سلیمانی، گھر میں رکھنے کا موسم
بدہضمی، ہیضہ، متلی اور قے کے لئے
۱/۲۵، ۲/۲۵، ۳/-، ۶/۵۰
المنار دواخانہ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴